

سُورَةُ التَّوْبَةِ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلّم:

- ☆ اس سورۃ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ تلاوتِ قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- ☆ سُورَةُ التَّوْبَةِ کا تعارف کروا سکیں۔
- ☆ سُورَةُ التَّوْبَةِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
- ☆ سُورَةُ التَّوْبَةِ کا با محاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
- ☆ سُورَةُ التَّوْبَةِ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا با محاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
- ☆ سُورَةُ التَّوْبَةِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

سُورَةُ التَّوْبَةِ قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے نویں سورت ہے۔ اس میں کل ایک سو اٹیس (129) آیات ہیں۔ سُورَةُ التَّوْبَةِ مدنی سورت ہے جو نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں غزوہ تبوک کے بعد نازل ہے۔

مفسرین نے اس سورت کے مختلف نام ذکر کیے ہیں لیکن زیادہ مشہور دو نام ہیں: سُورَةُ التَّوْبَةِ اور سُورَةُ الْبَرَاءَةِ اس سورت کو سُورَةُ التَّوْبَةِ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اُن چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے جو کسی وجہ سے غزوہ تبوک کی مہم میں شریک نہ ہو سکے اور بعد میں انھوں نے اپنی اس غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے سچی توبہ کی۔ سُورَةُ الْبَرَاءَةِ اس لیے کہا جاتا ہے کہ براءت کے معنی کسی سے بری، بے زار، قطع تعلق اور دوست بردار ہونا ہے۔ اس سورت کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم وَاٰخَرِيْہِ وَسَلَّم مشرکین سے بے نیاز اور قطع تعلق ہیں۔

سُورَةُ التَّوْبَةِ میں مسلمانوں کو منافقین سے نجات دینے کی بھی بات کی گئی ہے، کیوں کہ اس سورت میں منافقین کی سزا کے متعلق آیت نازل ہوئی، جس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم وَاٰخَرِيْہِ وَسَلَّم نے کئی منافقین کو نام لے کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وَاٰخَرِيْہِ وَسَلَّم سے نکال دیا اور عذابِ قبر سے پہلے ہی ذلت و رسوائی اُن کا مقدر بنی۔

غزوة تبوک

فتح مکہ اور غزوہ حُنَین کے بعد اسلام بڑی تیزی سے پورے جزیرہ عرب میں پھیلنا شروع ہو گیا۔ لوگ گروہ درگروہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اسلام دشمن قوتوں نے واضح طور پر اپنے آپ کو خطرے میں محسوس کیا۔ عرب کے سرحدی قبائل نے اسلام کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لیے روم کے بادشاہ ہرقل سے مدد مانگی۔

غزوہٴ موتہ میں تین ہزار کے اسلامی لشکر نے دولاکھ عیسائی فوج کو شکستِ فاش دی۔ ہر قتلِ قیصرِ روم نے اسلام کی اس ابھرتی ہوئی قوت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور ملکِ شام کے عیسائی خاندان کو اس مہم پر مقرر کیا۔ ہر قتل نے چالیس ہزار کا ایک لشکر اس مقصد کے لیے روم سے روانہ کیا جس میں ارد گرد کے عیسائی قبائل بھی موجود تھے۔ ملکِ شام کی طرف سے آنے والے ایک تجارتی قافلے کے ذریعے نبی اکرم ﷺ نے شام کے عیسائی حاکم نے رومیوں کی مدد سے شام کی سرحد پر فوجیں جمع کر لی ہیں اور وہ مدینہ منورہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے یہ وقت سخت آزمائش کا تھا۔ گزشتہ سال فصل کم ہوئی تھی اور قحط نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔ اب جب جہاد کا حکم ہوا تو فصل بالکل تیار اور پکی ہوئی تھی۔ موسم بے انتہا گرم تھا۔ مسافت کی دُوری اور راستے کی دشواری بھی پریشان کن تھی۔ سوار یوں اور سامان کی بھی شدید کمی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غزوہٴ تبوک کو ”عیش العسرة“ یعنی ایک مشکل گھڑی والا غزوہ قرار دیا۔

ان مشکل حالات میں بھی نبی کریم ﷺ نے اعلانِ جہاد فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ ملکِ شام جا کر قیصرِ روم کی افواج سے مقابلہ کرنا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضور اکرم ﷺ کی کمزوری سمجھا جاتا۔ منافقین نے مسلمانوں کو بد دل کرنے کی بھرپور کوشش کی، لیکن وہ اپنے اس مذموم ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دیگر غزوات کے برعکس غزوہ تبوک کے لیے عام اعلان فرمایا۔ پہلے اسلام کے زیر اثر علاقوں میں قاصد بھیجوائے تاکہ مسلمان پوری طاقت کے ساتھ نکلیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمان پہنچایا کہ جہاں تک ہو سکے مال و اسباب کے ساتھ اس غزوہ میں شریک ہوں۔ انتہائی گرم موسم اور سختیوں کے باوجود مسلمانوں پر شوقِ جہاد اور جذبہ شہادت غالب رہا۔ اس موقع پر منافقین اپنے رویے کی وجہ سے بالکل نمایاں ہو گئے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے منافقین کے سردار

عبداللہ بن ابی کو اس کے تمام منافق ساتھیوں سمیت لشکر سے نکال باہر کیا۔ اہل ایمان نے اپنی طاقت سے بڑھ کر ایثار کا مظاہرہ کیا اور پکی ہوئی فصلوں کو چھوڑ کر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

نبی اکرم ﷺ نے لشکر کی تیاری کے لیے مسلمانوں کو دل کھول کر عطیات دینے کی ترغیب دی۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مالی قربانی دی۔ یہ وہی غزوہ ہے جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دیا تھا۔

ماہِ رجب المرجب نو ہجری میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو ایک اونٹ پر باری باری بہت سے لوگ سوار ہوتے۔ اسلامی لشکر نے پانچ سو میل کا فاصلہ بڑی مشکلات کے ساتھ طے کیا۔ تبوک پہنچ کر معلوم ہوا رومی فوج ادھر ادھر بکھر گئی ہے اور اس نے مسلمانوں سے لڑائی مول لینے کا خیال دل سے نکال دیا ہے۔

مسلمانوں کی فوج بیس دن تک مقام تبوک میں ٹھہری رہی لیکن کوئی مقابلہ نہ ہوا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے مجاہدین کو واپس مدینہ منورہ روانگی کا حکم دے دیا۔

غزوہ تبوک کے لیے مسلمانوں کی جنگی مہم جوئی نے اسلامی دعوت کو بہت قوت پہنچائی۔ مسلمانوں کا عزم اور ہمت دیکھ کر کافروں کے حوصلے پست ہو گئے۔ یہ دیکھ کر روم کا بادشاہ ہرقل بہت مرعوب ہوا۔ ایلہ کے رئیس یوحنا نے جزیہ دینا قبول کیا۔ تمام حاکموں نے جزیہ دینے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ رہنے پر آمادگی ظاہر کی۔ یہ مسلمانوں کی بہت بڑی فتح تھی۔ مسلمانوں کو غزوہ تبوک کی تیاری سے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ روم اور ایران جیسی حکومتوں کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔ ارد گرد کے سرحدی علاقوں کے ساتھ ساتھ عرب کے اندر اور باہر مسلمانوں کی فوجی قوت کی دھاک بیٹھ گئی۔

کیا آپ جانتے ہیں!

نبی مکرم ﷺ نے اللہ ﷻ سے توہین کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب کی وعید ہے۔ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کی آیت 61 میں ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۱﴾

اور جو لوگ اللہ کے رسول (ﷺ) کو اذیت پہنچاتے ہیں، اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔